The Absolute Reality
www.quran4u.com

مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

کام نہ آیا اسکو مال اسکا، اور نہ جو کمایا۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

المَسَد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

واقع نزول:

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہؐ بطحا ء میں جا کر ایک پہاڑی پر چڑھ گئے اور اونچی اونچی آواز سے یا صباحاہ (لوگو جلدی آؤ) کہنے لگے۔ قریش سب جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ صبح یا شام دشمن تم پر چھاپہ مارنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟

سب نے جواب دیا جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا سنو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کے آنے کی خبر دے رہا ہوں' تو ابولہب کہنے لگا تجھے تباہی ہو کیا اس لیے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورۃ اتری۔

ابولہب :

ابولہب آنحضرتؐ کا چچا تھا۔ اسکا نام عبدالعزے بن عبدالمطلب تھا۔ اسکی کنیت ابوعتبہ تھی' اسکے چہرے کی خوبصورتی اور چمک دمک کی وجہ سے اسے ابولہب یعنی شعلے والا کہا جاتا تھا۔ یہ حضورؐ کا بدترین دشمن تھا' ہر وقت ایذا دہی' تکلیف رسانی اور نقصان پہنچانے کے درپے رہا کرتا تھا۔

ربیعہ بن عبادؓ اپنے اسلام لانے کے بعد اپنا جاہلیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ لوگو لا الہ الا اللہ کہو فلاح پاؤ گے۔

لوگوں کا مجمع آپؐ کے آس پاس لگا ہوا تھا' میں نے دیکھا کہ آپؐ کے پیچھے ہی ایک گورے چٹے چمکتے چہرے والا بھینگی آنکھ والا جسکے سر کے بڑے بالوں کی دو مینڈیاں تھیں آیا اور کہنے لگا' لوگو! یہ بے دین ہے جھوٹا ہے'۔

غرض آپؐ لوگوں کے مجمع میں جاکر اللہ کی توحید کی دعوت دیتے تھے یہ شخص پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے؟

لوگوں نے کہا یہ آپؐ کا چچا ابولہب ہے۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (١)

'ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ خود ہلاک ہو گیا'

مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ (٢)

نہ تو اسکا مال اس کے کام آیا اور نہ اسکی کمائی۔

اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں فرماتا ہے کہ ابولہب برباد ہوا' اسکی کوشش غارت ہوئی' اسکے اعمال ہلاک ہوئے۔ بالیقین اسکی بربادی ہو چکی' اسکی اولادیں اسکے کام نہ آئیں۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا تو ابولہب کہنے لگا اگر میرے بھتیجے کی باتیں حق ہیں تو میں قیامت کے دن اپنا مال و اولاد اللہ کو فدیہ دیکر اسکے عذاب سے چھوٹ جاؤں گا' اس پر یہ آیت اتری۔

سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (٣)

وہ عنقریب بھڑ کنے والی آگ میں جا ئے گا ۔

پھر فرمایا کہ یہ شعلے مارنے والی آگ میں جو سخت جلانے والی اور بہت تیز ہے داخل ہوگا ۔

وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (٤)

اور اسکی بیوی بھی (جائیگی) جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے۔

اور اسکی بیوی ام جمیل اپنے خاوند کے کفر وعناد اور سرکشی و دشمنی میں اسکے ساتھ تھی' اسی لیے قیامت کے دن عذابوں میں بھی اسکے ساتھ ہوگی' لکڑیاں اٹھا اٹھا کر لائیگی اور جس آگ میں اسکا خاوند جل رہا ہو گا ڈالتی جائے گی۔

یہ معنے بھی کیے گئے ہیں کہ حما له الحطب سے مراد اسکا غیبت کو ہونا ہے۔

ابن جریرؒ اسی کو پسند کرتے ہیں۔

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ (٥)

اسکی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

اسکے گلے میں آگ کی رسی ہوگی' اور جہنم کا ایندھن سمیٹتی رہے گی۔

ابن عباسؓ نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ جنگل سے خاردار لکڑیاں چن لاتی تھی اور حضور ؐ کی راہ میں بچھا دیا کرتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ سورۃ اتری تو یہ جھنگی عورت ام جمیل اپنے ہاتھ میں نوکدار پتھر لیے یوں کہتی ہوئی حضورؐ کے پاس آئی کہ ہم مذمم کے منکر ہیں' اسکے دین کے دشمن ہیں' اور اسکے نافرمان ہیں۔

اس وقت رسول اللہؐ کعبۃ اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ کے ساتھ میرے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی تھے' صدیق اکبرؓ نے اسے اس حالت میں دیکھ کر حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ آرہی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کو دیکھ لے۔ آپؐ نے فرمایا صدیق بے غم رہو یہ مجھے نہیں دیکھ سکتی۔ پھر آپؐ نے قرآن کی تلاوت شروع کردی تاکہ اس سے بچ جائیں۔

خود قرآن فرماتا ہے:

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرءَانَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالأٌخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا

(17:45)

یعنی جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تیرے اور ایمان نہ لانے والوں کے درمیان پوشیدہ پردے ڈال دیتے ہیں۔

یہ ڈائن آ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی گو حضورؐ بھی حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس ہی بالکل ظاہر بیٹھے ہوئے تھے لیکن قدرتی حجابوں نے اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا وہ حضورؐ کو نہ دیکھ سکی۔
حضرت ابوبکرؓ سے کہنے لگی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرے ساتھی نے میری ہجو کی ہے یعنی شعروں میں میری مذمت کی ہے۔
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا نہیں نہیں رب البیت کی قسم حضورؐ نے تیری کوئی ہجو نہیں کی تو یہ کہتی ہوئی لوٹ گئی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں انکے سردار کی بیٹی ہوں۔ (ابن ابی حاتم)

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اسکے گلے میں جہنم کی آگ کی رسی ہوگی جس سے اسے کھینچ کر جہنم کے اوپر لایا جائیگا پھر ڈھیل چھوڑ کر جہنم کی تہہ میں پہنچایا جائے گا یہی عذاب اسے ہوتا رہے گا۔

ڈول کی رسی کو عرب مسد کہہ دیا کرتے۔ عربی شعروں میں بھی یہ لفظ اسی معنی لایا گیا ہے۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com